

## اسٹیٹ بینک کا پالیسی ریٹ 10 فیصد برقرار رکھنے کا فیصلہ

اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ میں کوئی تبدیلی نہ کرنے اور اسے 10 فیصد رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ آج کراچی میں اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کے اجلاس میں کیا گیا جس کی صدارت گورنر جناب اشرف محمود قحطان نے کی۔

فیصلے کا مکمل متن درج ذیل ہے:

جولائی کے زری پالیسی فیصلے کے بعد کے دور میں مستحکم معاشی حالات برقرار رہے۔ نمایاں ترین پہلو عمومی (headline) گرانٹی تھی جو اگست 2014ء میں کم ہو کر 7.0 فیصد سال بسال ہو گئی جو جون 2013ء سے اب تک پست ترین سطح ہے۔ مزید یہ کہ مالی سال 14ء میں 4.1 فیصد کی بہتر شرح نمو ریکارڈ ہونے کے بعد حقیقی معاشی سرگرمی مالی سال 15ء میں جاری رہنے کی توقع ہے۔ اس استحکام کا دوسرا نمایاں پہلو مالیاتی آزاد کاری (fiscal liberalization) سے حاصل ہونے والے فوائد ہیں: گھٹتے ہوئے خسارے، محدود حکومتی قرضے اور قرضے کا بہتر خاکہ۔

مالی سال 14ء میں اوسط گرانٹی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (CPI) 8.6 فیصد تھی جس کے بعد جولائی اگست 2014ء میں 7.4 فیصد ریکارڈ کی گئی۔ یہ زوال پذیر رجحان وسیع الہیاد ہے کیونکہ قوزی گرانٹی (core inflation) کے دونوں پیمانے غیر غذائی غیر توانائی (NFNE) اور تراشیدہ اوسط (trimmed) بھی اگست 2014ء میں سال بسال کم ہو کر بالترتیب 7.8 فیصد اور 7.14 فیصد ہو گئے جبکہ جون 2014ء میں 8.7 فیصد اور 7.9 فیصد تھے۔ اگرچہ اصل پست گرانٹی مارکیٹ کے احساسات پر مثبت اثر متب کر سکتی ہے تاہم زری پالیسی کے فیصلے کے حوالے سے گرانٹی کا آئندہ طرز عمل اہمیت رکھتا ہے۔ مالی سال 15ء کے لیے اوسط گرانٹی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کا لگ بھگ 8 فیصد کا موجودہ منظر نامہ منفی طور پر تبدیل ہو سکتا ہے اگر بجلی کی زر اعانت (subsidy) کم کی گئی اور گیس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس لگایا گیا۔

2008ء سے کم نمو کا مظاہر کرنے کے بعد حقیقی معاشی سرگرمی میں مالی سال 14ء کے دوران بحالی کے آثار نمودار ہونا شروع ہوئے۔ تاہم نمو کے زور کا تسلسل بنیادی طور پر مالی سال 15ء میں زرعی پیداوار پر منحصر ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ بڑے پیمانے کی ایشیا سازی (LSM) کی نمو توانائی کی مسلسل قلت، انڈیپنڈنٹ پاور پلانٹس کی پیداواری استعداد میں کمی، کھاد کے پلانٹس کو گیس کی کم فراہمی، چینی کے شعبے میں پست ملکی و بین الاقوامی قیمتوں اور غذائی نیٹسٹائل کے شعبوں میں بالترتیب بلند انونٹریز اور پست برآمدی نمو کے امکانات کی بنا پر محدود رہ سکتی ہے۔

برآمدات و درآمدات میں تازہ ترین رجحانات خصوصاً تیل کی ادائیگیوں کو ملحوظ رکھا جائے تو تجارتی خسارہ بیرونی جاری کھاتے کے خسارے پر غالب رہے گا خواہ کارکنوں کی ترسیلات زر میں بھرپور نمو ہو۔ بیرونی جاری کھاتے کے خسارے کو پورا کرنا مشکل عمل ہوگا۔ زوال پذیر نجی سرمایہ کاری رقوم، خصوصاً بیرونی براہ راست سرمایہ کاریاں، توازن ادائیگی کی صورت حال کو سنبھالنے میں مسلسل دشواریاں پیدا کریں گی۔ اس سلسلے میں متوقع نجکاری رقوم کی آمد اور ڈالر میں یورو بانڈ رسلوک کا اجرا اہم ہوگا۔

مذکورہ بالا خطرات کے علاوہ موجودہ سیاسی تعطل، آئی ایم ایف کے چوتھے ریویو کی تکمیل میں تاخیر اور موجودہ موسلا دھار بارشیں اور سیلاب جو وسطی و جنوبی پنجاب پر چھا گئے ہیں معاشی سرگرمی میں ابتدائی بحالی کے لیے خطرے کا باعث بن رہے ہیں۔ دو اڈال ذکر عوامل نجی سرمائے کی آمد پر زیادہ اثر ڈالیں گے۔ مؤخر الذکر پیداوار اور تلف پذیر غذائی ایشیا کی سپلائی چین کو متاثر کر سکتے ہیں جو گرانٹی کے بصورت دیگر بہتر منظر نامے کے لیے دشواری کا باعث بن سکتا ہے۔ نقصانات کی پوری شدت سامنے آنے میں کچھ وقت لگ سکتا ہے تاہم ابتدائی آراء اور ماضی کے تجربے سے اندازہ ہوتا ہے کہ موجودہ سیلابوں سے خریف کی بعض فصلوں کو نقصان پہنچے گا اور عارضی طور پر سپلائی چین متاثر ہو سکتی ہے۔ معاشی نمو کے لیے مضمرات کے علاوہ سیلاب مالیاتی اور بیرونی شعبے پر دباؤ ڈال کر معاشی عدم توازن بھی پیدا کر سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ کم از کم ابتدائی طور پر نجی شعبے کے لیے قرض کی دستیابی بھی منفی طور پر متاثر ہو سکتی ہے۔ ان خدشات کی عکاسی ستمبر 2014ء کے اسٹیٹ بینک آئی بی اے کے اعتماد دسار فین سروے میں لگاؤ سے بھی ہوتی ہے۔

معاشی خصوصاً بیرونی شعبے میں استحکام کو یقینی بنانے کے عمل اور سیلابوں کی وجہ سے کمزور نقصانات کی تلافی کے درمیان توازن لانے کی غرض سے محتاط پالیسیاں درکار ہیں۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ میں کوئی تبدیلی نہ کرنے اور اسے 10 فیصد رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔